ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ

الفضل

روزنامہ

قادیان

شرح چندہ

سالانہ - ۱۲عہ
ششماہی - ۶عہ
سہ ماہی - ۳؍۱۲
بیرون ہند سالانہ ۱۵عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL QADIAN

جلد ۲۶ مورخہ ۱۸ رجب ۱۳۵۷ھ یوم شنبہ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۸ء نمبر ۲۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ستمبر - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج پیچش کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مدرسہ احمدیہ۔ اور جامعہ احمدیہ کے متعلق مجلس مشاورت میں جو کمیٹی تجویز ہوئی تھی۔ آج اس کا اجلاس بصدارت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں منعقد ہوا۔ جس میں مقامی اور بیرونی گیارہ ممبر شامل ہوئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی۔ اور مولوی غلام احمد صاحب ارشد کلر کہار ضلع جہلم بھیجے گئے۔ جہاں غیر احمدیوں سے مناظرہ ہے۔

مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری شملہ سے اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سیالکوٹ سے آئے۔

کل مہتہ عبد الخالق صاحب سائیکلسٹ ممالک شرقیہ کے سفر سے واپس آئے۔ سٹیشن پر ممبران احمدیہ سپورٹس کلب نے ان کا استقبال کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا اصول

"ہمارا یہ اصول ہے۔ کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے۔ کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے۔ اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا۔ تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں۔ کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اسلام اس قوم کے بدمعاشوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔ بعض ایک ایک روپیہ کے لالچ پر بچوں کا خون کر دیتے ہیں ایسی ازادئیں اکثر نفسانی اغراض سے ہوا کرتی ہیں۔ اور پھر بالخصوص ہماری جماعت جو نیکی اور پرہیزگاری سیکھنے کے لئے میرے پاس جمع ہے وہ اس لئے میرے پاس نہیں آتے۔ کہ ڈاکوؤں کا کام مجھ سے سیکھیں۔ اور اپنے ایمان کو برباد کریں۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ اور سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے۔ تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے۔ نہ کہ کسی اور عدالت میں۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۵۱-۵۰)

ابن مریم کو خدا بنانا ظلم ہے

"میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ وقت پہونچ گیا ہے۔ کہ یہ پاک رسول شناخت کیا جائے۔ چاہو۔ تو میری بات کو لکھ رکھو کہ اب کے بعد مردہ پرستی روز بروز کم ہوگی۔ یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا۔ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو رد کر دے گا۔ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے۔ اے سننے والو سنو۔ اور اے سوچنے والو سوچو۔ اور یاد رکھو۔ کہ حق ظاہر ہوگا۔ اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا۔ یہ سخت ظلم کیا گیا ہے۔ جو ابن مریم کو خدا بنایا گیا۔ وہ صرف ایک انسان ہے۔ اور موسوی شریعت کے خادموں میں سے ایک نبی۔ تم نے اس کو نہیں دیکھا۔ مگر میں نے بارہا اس کو دیکھا ہے۔ تم میں سے کوئی بھی اس کو نہیں جانتا۔ مگر میں جانتا ہوں۔ وہ ایک سعادتمند انسان ہے۔ جو موسےٰ کی عظمت کا قائل۔ اور ہمارے سید و مولےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بزرگیوں پر بدل و جان ایمان لایا ہے۔ اور ہماری طرح اس راہ میں فدا ہے۔ اگر وہ اس وقت دنیا میں آتا۔ اور دیکھتا۔ کہ مجھے خدا بنایا گیا۔ اور میرا کفارہ گھڑا گیا۔ تو وہ اپنی ناچیز ہستی اور اس بے جا تعریف کو خیال میں لا کر مارے شرم کے مرنے کو قبول کرتا۔ اور خدا سے اپنی مغفرت چاہتا۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۱-۱۰)

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ کہ سارا دن ان لوگوں کو جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے نرمی اور محبت سے پیغام حق پہونچائے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ پیغام حق پہونچانے والے احباب نہایت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ اور حقانیت کے اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔ اپنے حلقہ واقفیت میں ان لوگوں تک پہونچائیں۔ جو ابھی تک اس نور سے محروم ہیں۔ اس موقعہ پر انفرادی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ اشتہارات اور سلسلہ کی کتب کی تقسیم کے ذریعہ بھی پیغام حق پہونچایا جاسکتا ہے۔ پس ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا دن نہائت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں صرف کیا جائے۔ یہ امر یاد رہے کہ یہ یوم التبلیغ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے ہے۔

امید ہے کہ احباب ابھی سے یوم التبلیغ کے متعلق تیاری شروع کر دینگے اور کوشش کریں گے کہ مقررہ تاریخ کو پورے اہتمام کے ساتھ یوم التبلیغ منایا جائے۔ ۱۶ اکتوبر کو اتوار ہے اور چونکہ اس دن سرکاری دفاتر میں بھی تعطیل ہوگی اس لئے ملازم اور غیر ملازم تمام اصحاب پوری تندہی کے ساتھ اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں

اس سے پیشتر متعدد بار نظارت بیت المال کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد میں سے ایک قاعدہ ہے کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد جماعت کو اختیار نہیں مگر افسوس ہے کہ باوجود اس کے پھر بھی بعض دوست مرکزی روپیہ کو دوسرے مصارف میں لے آتے ہیں۔ اس لئے پھر اس بے قاعدگی کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں کام کرکے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی ہے کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت حرج پہونچے گا۔

پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ امید منظوری کیوں نہ ہو اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی انجمن ایسا کرے گی۔ تو اسکے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائیگا۔"

ناظر بیت المال

فوری بھرتی

احمدی نوجوانوں کے لئے نادر موقعہ

احمدی جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کو کمانڈنگ آفیسر صاحب 11/15 پنجاب رجمنٹ قادیان آرہے ہیں۔ بھرتی شام کے چار بجے ہوگی۔ تمام بھرتی ہونے والے جوان ۲۰ ستمبر کی صبح کو پہونچ جائیں۔ شرائط بھرتی یہ ہیں۔

(۱) عمر ۱۸ سال سے ۲۲ سال تک (۲) چھاتی ۳۳ انچ سے ۳۵ انچ تک (یعنے پھلا کر ۳۵ انچ ہو جائے) (۳) وزن ایک من اٹھارہ سیر کے قریب (۴) نظر درست اور عام صحت اچھی ہو (۵) قد پانچ فٹ ۸ انچ کے قریب

تعلیم یافتہ نوجوانوں کیلئے ترقی کا خاص موقعہ ہے۔ بھرتی ہونے میں قومی اور ملکی خدمت کے علاوہ آپ کا ذاتی مفاد بھی ہے۔ ضلع گورداسپور کی جماعتیں خاص توجہ کریں۔

خاکسار:۔ مرزا شریف احمد

کن آمدنیوں پر چندہ ادا کرنا واجب ہے

بعض ملازم پیشہ احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ کونسی آمدنیوں پہ چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ اور کونسے اخراجات آمدنی میں سے وضع کئے جاسکتے ہیں؟

اس کے متعلق اگرچہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء میں تفصیلی طور پر فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ ممکن ہے بعض احباب نے رپورٹ مجلس مشاورت نہ پڑھی ہو۔ اور اس فیصلہ سے بے خبر ہوں۔ اس لئے بغرض آگاہی احباب جماعت مجلس مشاورت مذکور کے اس فیصلہ کی روشنی میں ایسی آمدنیوں یا اخراجات کو جو چندہ سے مستثنےٰ ہیں۔ بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔

انعام، وظیفہ۔ گزارہ یا نقد تنخواہ جو کسی کام کے عوض ملتی ہو۔ اس میں سے مندرجہ ذیل اخراجات وضع کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچے۔ اس پر چندہ ادا کرنا واجب ہے۔

(۱) انکم ٹیکس یا دیگر ٹیکس جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد کئے گئے ہوں۔

(۲) جملہ الاؤنسز مثلاً سفر خرچ وغیرہ۔ (البتہ پہاڑ الاؤنس پر چندہ ادا کیا جائیگا) ان اخراجات کے علاوہ اور کوئی استثنےٰ نہ ہوگی۔

پراویڈنٹ فنڈ۔ اقساط ادائیگی قرضہ۔ کرایہ مکان وغیرہ چندہ کے حساب کے لئے منہا نہیں کئے جائیں گے۔

اگر کوئی دوست پراویڈنٹ فنڈ یا قرضہ جات وغیرہ وضع کرکے باقی آمد پر چندہ ادا کرتے ہوں۔ تو ان کے متعلق سکرٹریان مال دفتر ہذا کو اطلاع دیں

ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ رجب ۱۳۵۷ھ

احمدی نوجوان ← اور ← فوجی تربیت

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے لئے فوجی تربیت ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ اس سے جہاں بہادری۔ خدمت گزاری اور جان نثاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں ایک نظام کے ماتحت کام کرنے۔ اور کامل فرمانبرداری دکھانے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ آج اس قسم کی تربیت ہر احمدی بچہ۔ اور ہر احمدی نوجوان کے لئے جس قدر ضروری ہے۔ اس قدر اور کسی کے لئے نہیں جماعت احمدیہ ساری دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ساری دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑی ہوئی۔ اور ہر طبقہ۔ اور ہر قوم کی خدمت گزاری اپنا فرض سمجھتی ہے۔ مگر اس میں اس وقت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے ہر فرد میں روحانی صفات کے علاوہ بہادری۔ جان نثاری۔ اور فداکاری کا جذبہ پورے زوروں پر نہ ہو۔ اور جب تک وہ اپنے امام اور اس کے ہر ایک مقرر کردہ کارکن کے حکم کی پوری پوری اطاعت نہ کریں۔ اور ان صفات کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ فوجی تربیت بھی ہے۔

ان حالات میں جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جس قدر بھی احمدی نوجوان فوج یا پھر پولیس میں بھرتی ہو سکتے ہوں۔ وہ ضرور ہوں۔ اور اگر وہ اس نیت۔ اور ارادہ کے ساتھ بھرتی ہوں گے۔ کہ وقت پڑے پر اپنے ملک۔ اور اپنی قوم کی خدمت کر سکیں۔ تو ان کے لئے فوجی ملازمت بھی ایک ثواب کا کام ہوگا اور اس کے لئے خدا تعالےٰ سے اجر پائیں گے۔

اگرچہ ہندوستان کے ہر صوبہ کے احمدیوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے نوجوانوں کو فوج میں بھرتی کرائیں۔ لیکن پنجاب کے احمدیوں پر یہ ذمہ واری سب سے زیادہ عائد ہوتی ہے۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے پنجاب میں دوسرے تمام صوبوں سے زیادہ احمدیوں کی تعداد ہے۔ دوسرے اس لحاظ سے کہ ہندوستانی فوج کا بہت سا حصہ پنجاب مہیا کرتا ہے۔ اور پنجاب اپنی دیرینہ فوجی روایات۔ اور جنگی میدانوں میں اپنی بہادری اور شجاعت کے جوہر دکھانے کی وجہ سے "ہندوستان کا شمشیر بند بازو" کا خطاب حاصل کر چکا ہے۔ اور جن جنگی قوموں کی وجہ سے پنجاب کو یہ قابل فخر خطاب حاصل ہوا ہے ان میں احمدیت پہنچ چکی ہے۔ تیسرے اس لحاظ سے کہ جماعت احمدیہ کا مرکز پنجاب میں ہے۔ اس کے مقدس مذہبی مقامات قادیان پنجاب میں ہیں۔ اور اس وجہ سے پنجاب اور ہندوستان کی حفاظت میں اس کا حصہ لینا نہایت ضروری ہے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کل پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہو۔ اور ہندوستان اور پنجاب کو کیا حالات پیش آ جائیں۔ اس کے لئے جماعت احمدیہ کو بھی مقدور بھر تیاری کرنی چاہیئے۔

ابھی چند ہی روز ہوئے۔ پنجاب کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں جہاں یہ کہا۔ کہ:۔

"ساری دنیا پر اس وقت عالمگیر اضطراب اور بے چینی کی حالت طاری ہے۔ آثار و قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک دفعہ پھر ہم جنگ کی راہ پر گامزن ہیں۔ بعض ملکوں کے درمیان تو جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو نہایت سرگرمی اور تن دہی سے اسلحہ بندی میں مصروف ہیں۔ اس وقت یورپ کو بجا طور پر بارود کے ذخیرے سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ کسی طرف سے ایک ذرا سی چنگاری اسے بھک سے اڑا کر ساری دنیا میں آگ لگا سکتی ہے"

وہاں یہ بھی کہدیا۔ کہ:۔

"اگر ہم نے اس موقعہ پر ذرا بھی غفلت اور کوتاہی سے کام لیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ سارا ہندوستان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے"

پھر کہا۔ "ممکن ہے۔ کہ آئندہ جنگ ہندوستان کی زندگی اور موت کے لئے ہو۔ اور اس جنگ میں ہندوستان کو کسی بیرونی حملہ آور کا مقابلہ کرنا پڑے .... ہمارا ملک مشرق یا شمال مغرب کی جانب سے کسی غیر ملکی حملہ آور کے لئے نہایت آسان شکار ہوگا"

یہ خطرات دوسروں کی نسبت ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ہمیں ان کے مقابلہ میں اپنی طرف سے کوشش بھی خصوصیت سے کرنی چاہیئے۔ جو یہی ہے۔ کہ ہمارے نوجوان کثرت سے فوجوں میں بھرتی ہوں۔ اور اس خلوص اور جواں مردی سے خدمات بجا لائیں۔ کہ اپنی جماعت کے لئے شاندار روایات قائم کر دیں۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی ایک ضروری چیز ہے۔ کہ ہر صوبہ میں جو ٹیریٹوریل فورس قائم ہے۔ اس میں احمدی نوجوانوں کو خصوصیت سے شامل ہونا چاہیئے۔ اس میں جہاں یہ سہولت ہے۔ کہ ہر قوم کے نوجوانوں کو بھرتی کر لیا جاتا ہے۔ وہاں یہ فائدہ بھی ہے۔ کہ وہاں سے تربیت حاصل کر کے اپنی جماعت اور دین کی خدمات بجا لانے کا زیادہ موقعہ مل سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں سال کا ایک قلیل حصہ کام کرنے کے بعد پھر فراغت ہو جاتی ہے۔ اور اس عرصہ میں ضرورت پڑنے میں اس ٹریننگ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جو سرکاری طور پر حاصل ہوتی ہے۔

11/15 پنجاب رجمنٹ ٹیریٹوریل فورس میں اس کے قائم ہونے کے وقت سے ایک کمپنی احمدی نوجوانوں کی چلی آ رہی ہے۔ اگر پنجاب کی احمدی جماعتیں اس کی اہمیت کو پوری طرح سمجھیں۔ اور اپنے نوجوانوں کو کثرت سے اس میں بھرتی کرائیں۔ تو اس وقت بہت سے احمدی نوجوان فوجی تربیت حاصل کر چکے ہوتے۔ کیونکہ چھ سال کی ڈیوٹی ادا کرنے کے بعد جو چاہے۔ اسے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کی بجائے نیا آدمی رکھ لیا جاتا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ اس طرف توجہ کی جائے۔ اور اسی اخبار میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا جو اعلان چھپ رہا ہے۔ اس کی گرمجوشی کے ساتھ تعمیل کی جائے۔ ملک و ملت کی خدمت گزاری کے جذبہ کے ماتحت کام کرنا یقیناً خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا باعث ہوتا ہے۔ اور اس طرح انسان کو باوجود بے سر و سامان۔ اور کمزور و بے کس ہونے کے خدمتِ دین کے ایسے مواقع میسر آ سکتے ہیں۔ جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

پس احمدی نوجوانوں کو جو ضروری شرائط پوری کر کے بھرتی ہو سکتے ہوں خوشی خوشی ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی ہونا چاہیئے۔ اور اس کمی کو جو اس وقت احمدیوں کی کمپنی میں پائی جاتی ہے۔ فوراً پورا کر دینا چاہیئے۔

امید ہے۔ کہ احمدی جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب بھی اس طرف توجہ کریں گے۔

مسائل وراثت زیر آیات قرآن کریم

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

(۷)

حقیقی اور پدری بھائی بہنیں

اس سے قبل صرف مادری بھائیوں اور بہنوں کا حصہ بیان ہوا ہے۔ جنکو فقہاء وعلماء علی العموم بنوالاخیاف یا اخیافی کہتے ہیں۔ اب مادری و پدری یا حقیقی بھائیوں اور بہنوں کا اور اسی طرح صرف پدری بھائیوں اور بہنوں کا حصہ بیان کیا جاتا ہے۔ مادری اور پدری دونوں جہتوں کے رو سے بھائیوں اور بہنوں کو بنوالاعیان یا اعیانی کے نام سے اور صرف پدری بھائیوں اور بہنوں کو بنوالعلات یا علاتی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ بنوالاعیان اور بنوالعلات دراصل ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ بنوالاعیان کو بنوالعلات کی نسبت زیادہ حقدار اور بنوالعلات کو بنوالاعیان کے مقابل پر اور بنوالعلات کی اولاد کو بنوالاعیان کی اولاد کے مقابل پر کالعدم شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن بنوالعلات کے مقابل پر بنوالاعیان کی اولاد کو کالعدم قرار دیا جاتا۔ اور بنوالعلات کو ان پر مقدم کیا جاتا ہے اور یہی اصل ان کی اولاد کی اولاد اور ان کی نسلوں کے متعلق ملحوظ رکھا جاتا ہے:

اس اصل کی بناء قرآن کریم کی آیت لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ پر ہے۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ نسبتاً زیادہ قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں اسی فریق کا نسبتاً دور کا رشتہ دار وارث نہیں ہوسکتا۔ سو چونکہ بنوالاعیان اور بنوالعلات دراصل ایک ہی فریق ہیں۔ اور بنوالاعیان کی اولاد کی نسبت بنوالعلات زیادہ قریب کا رشتہ رکھتے ہیں۔ اور ان کے درمیان اور میت کے درمیان صرف ایک واسطہ ہوتا ہے۔ جو ان کا باپ ہے۔ اور ان کی نسبت بنوالاعیان کی اولاد میت سے دور ہوتی ہے۔ اور اس کے اور میت کے درمیان دو واسطے ہوتے ہیں۔ اس لئے بنوالعلات کے مقابل پر بنوالاعیان کی اولاد کالعدم شمار ہوگی۔ لیکن خود بنوالاعیان کے مقابل پر بنوالعلات کالعدم شمار ہوں گے۔ کیونکہ بنوالاعیان کا میت کے ساتھ دوہرا رشتہ ہے۔ اور وہ مادری تعلق کی رو سے بھی اس کے بھائی ہیں۔ اور پدری تعلق کی رو سے بھی۔ اور اس جہت سے اعیانیوں کے مقابل پر علاتیوں کا میت کے ساتھ رشتہ کمزور یا مادری جہت سے منقطع ہوتا ہے۔ اس لئے گو فاصلہ کی رو سے دونوں قسموں میں کوئی فرق نہیں۔ مگر رشتہ کی جہتوں کی رو سے اعیانی علاتیوں کی نسبت اقرب یا بلفظ دیگر اقویٰ ہوتے ہیں۔ اس لئے وسائط کی برابری کی صورت میں رشتہ کی جہات کے اختلاف کو بھی موجب ترجیح و تقدیم شمار کیا جائے گا:

بنوالاعیان اور بنوالعلات کے حصے

اللہ تعالےٰ سورۃ نساء کے آخر میں فرماتا ہے۔ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ یعنے جس طرح خدا تعالےٰ کی حق تلفی کرنا۔ اور اس کا حق کسی مخلوق کو دینا ضلالت ہے۔ اسی طرح اپنے بھائیوں اور بہنوں کی حق تلفی کرنا اور ان کے حقوق کا ادا نہ کرنا بھی ضلالت ہی ہے۔ اس لئے اس سے بچو۔ اور اللہ تعالےٰ کے فرمودہ اور اس کے ارشاد کے مطابق اپنے ایسے بھائی کے حقوق بھی پورے طور پر ادا کرو۔ جو لاولد ہونے کے باعث گویا کس مپرسی کی حالت رکھتا ہے۔ اور کلالہ ہے۔ اس سے حسن سلوک کرنا اپنا فرض سمجھو۔ اور یہ نہ خیال کرو۔ کہ تم اس پر کوئی احسان کر رہے ہو۔ بلکہ اسے محض عدل سمجھو۔ کیونکہ اس کی وفات پر اس کے ترکہ کے وارث تم ہی ہوگے۔ چنانچہ اگر وہ صرف ایک (صلبی) بہن چھوڑ کر مرے (اور اس کا صلبی بھائی کوئی نہ ہو) تو اسکی بہن کو اس کے ترکہ کا $\frac{1}{2}$ ملیگا۔ اور اگر اس کا کوئی (صلبی) بھائی موجود ہو (اور اسکی صلبی بہن کوئی نہ ہو) تو اس کا حق (اور ایسا ہی اگر صلبی بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو انکا حق) اسکے کل ترکہ پر بھی حاوی ہوسکے گا۔ اور اگر (صلبی) بہنیں ایک سے زیادہ ہوں (اور اس کا صلبی بھائی کوئی نہ ہو) تو انہیں اس کے ترکہ کا $\frac{2}{3}$ حصہ ملے گا۔ اور اگر بھائی بھی (ایک یا ایک سے زیادہ) ہوں۔ اور بہنیں بھی (ایک یا ایک سے زیادہ) ہوں تو ہر ایک بھائی کا حصہ ہر ایک بہن سے دوچند ہوگا۔

اللہ تعالےٰ نے یہ حکم اس تفصیل کے ساتھ اس لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ تم کہیں ضلالت کے گڑھے میں نہ جاگرو۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک بات اور ہر ایک چیز کا کامل علم رکھتا ہے۔ اس جگہ چند امور قابل توضیح ہیں۔ جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں

صلبی بھائیوں اور بہنوں کے متعلق حکم

سب سے پہلی بات ان میں سے یہ ہے۔ کہ اس آیت میں اخیافی یعنی مادری بھائیوں اور بہنوں کا ذکر نہیں۔ بلکہ صرف اعیانی اور علاتی یعنے حقیقی (مادری و پدری) اور پدری بھائیوں اور بہنوں کا ذکر ہے۔ قرآن کریم نے بنوالاخیاف کو صلبی اور نسبی رشتہ سے الگ کرکے اور ان کے تعلق کو نکاحی یا رحمی تعلق بتا کر ان کا ذکر سورۃ نساء کے دوسرے رکوع میں زوجین کے ذکر کے ذیل میں اور اس کے ماتحت فرمایا ہے۔ اور جس طرح دیگر رحمی رشتہ داروں کے حصے ہر حالت میں محدود اور معین مقدار کے بتائے ہیں۔ اسی طرح اخیافی بھائیوں اور بہنوں کا حصہ بھی ہر حالت میں محدود اور معین بیان فرمایا ہے۔ اور انہیں اولاد کے قائم مقام نہیں قرار دیا۔ بلکہ ان کے تعلق کو زوجیت کے تعلق کے مشابہ قرار دیا ہے۔ اور ان کے استحقاق وراثت کے لئے یہ ضروری ٹھہرایا ہے۔ کہ ان کا مورث یعنے ان کا متوفی بھائی من کل الوجوہ اور علی الاطلاق کلالہ ہو یعنے اس کی اولاد کا بھی کوئی فرد موجود نہ ہو۔ اور اس کے آباء و اجداد میں سے بھی کوئی زندہ موجود نہ ہو۔ اور ان کا حصہ بھی ایسا مقرر فرمایا ہے۔ جو اولاد کے حصہ سے کوئی بھی مناسبت نہیں رکھتا۔ اور ان کے مقابل پر بھائیوں اور بہنوں کا مذکورہ بالا آیت میں ذکر ہے۔

انہیں صرف اولاد نہ ہونے کی رو سے کلالہ بتایا ہے۔ اور آباء واجداد میں سے کسی فرد کا بھی موجود نہ ہونا ان کی توریث کے لئے ضروری قرار نہیں دیا۔ جیساکہ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ اور اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهَا وَلَدٌ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ گو یہ فریق بھی اسی صورت میں وارث ہوسکتا ہے۔ کہ ان کا مورث بھائی کلالہ ہو۔ مگر مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہ اور عَلَی الْاِطْلَاق کلالہ ہونا اس کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ اس کے لئے صرف جزوی طور پر کلالہ یعنی لاولد ہونا (اور صرف اس قریب تر آپ کا وفات یافتہ ہونا جس کے واسطہ سے وہ اور اس کے وارث ایک دوسرے کے بھائی شمار ہوتے ہیں) ضروری ہے ؛

علاوہ اس کے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتا کر کہ جن بھائیوں اور بہنوں کا اس میں ذکر ہے۔ انہیں اولاد کی غیر موجودگی میں بعینہٖ وُہی حصہ ملے گا۔ جو اولاد کے لئے مقرر ہے۔ اس بات کو بالکل واضح اور روشن کر دیا ہے۔ کہ یہ فریق کوئی الگ مستقل وارث فریق نہیں۔ بلکہ اُسے جو کچھ ملے گا۔ وُہ ان کے اولاد کے مقام پر ہونے کی وجہ سے۔ اور ان کے قائم مقام کے طور پر انہیں ملے گا کیونکہ گو وُہ میت کی اپنی اولاد نہیں ہوتے۔ مگر میت کے آباء کی اولاد ہونے کے باعث میت کی اولاد ہی کا حکم رکھتے ہیں۔ پس اس آیت میں صرف صُلبی بھائیوں اور بہنوں کے حصہ کا ذکر ہے ؛

ایک اور شرط

دوسری بات اس جگہ یہ قابلِ توضیح ہے۔ کہ اگرچہ اس آیت میں بھائیوں اور بہنوں کی توریث کے لئے بظاہر صرف اولاد کی غیر موجودگی کی شرط بیان ہوئی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ باپ کی موجودگی میں بھی وُہ وارث ہوں گے۔ بلکہ ان کے وارث ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ان کا باپ وفات یافتہ ہو۔ کیونکہ والدین کے حصہ کے ذکر میں جو یہ ارشاد ہے کہ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ کَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ یعنی اگر اولاد بھی نہ ہو۔ اور بھائی یا بہنیں بھی کم از کم دو کی تعداد میں موجود نہ ہوں۔ اور والدین موجود ہوں تو ماں کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہوگا۔ اور معین حصص کی ادائیگی کے بعد باقی جو کچھ بچے گا۔ وُہ باپ کو ملے گا۔ اور اگر اولاد تو نہ ہو۔ مگر بھائی یا بہنیں کم از کم دو کی تعداد میں موجود ہوں۔ اور والدین بھی موجود ہوں۔ تو ماں کا حصہ $\frac{1}{6}$ ہوگا۔ اور معین حصص کی ادائیگی کے بعد جو کچھ باقی بچے گا۔ وُہ سب باپ کو ملے گا۔ اس میں اولاد کی غیر موجودگی کی حالت کا ذکر کر کے غیر معین حصہ کا حقدار اولاد کی بجائے باپ کو بتایا گیا ہے ؛ اور باپ کے مقابل پر بھائیوں اور بہنوں کو کالعدم قرار دیا گیا ہے ؛

پس اگرچہ صلبی بھائیوں اور بہنوں کو بھی اولاد کی قائم مقامی کا منصب حاصل ہوتا ہے۔ (جس سے مُراد حقیقی قائم مقامی نہیں۔ بلکہ صرف ان کے منصب پر کھڑا ہونا مُراد ہے) مگر باپ کے مقابل انہیں کالعدم بتایا گیا ہے۔ پس اولاد کی غیر موجودگی کی صورت میں اس کا قائم مقام اول نمبر پر باپ ہوگا اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر صلبی اور نسبی بھائیوں کو یہ منصب حاصل ہوگا ؛

علاوہ اس کے آیت لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ۔ اور اسی طرح کی دوسری آیات سے جو اوپر بیان ہو چکی ہیں۔ ثابت ہوتا ہے۔ کہ باپ کی موجودگی میں صلبی بھائیوں اور بہنوں کو کچھ نہیں مل سکتا۔ کیونکہ صلبی بھائی یا بہن سے مُراد باپ کی بلاواسطہ اولاد ہے جس کی نسبت خود باپ اپنے بیٹے یعنی میت سے زیادہ اقرب ہوتا۔ اور اس کے ساتھ بلاواسطہ نسبت رکھتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر بھائی اور بہنیں اس سے دُور تر اور بالواسطہ میت یعنی اپنے بھائی سے نسبت رکھتے ہیں۔ بلکہ باپ ہی کے واسطہ سے وُہ میت کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں۔ اور ان آیات کی رُو سے زیادہ قریب کے قرابت دار کی موجودگی میں اس سے دُور کا کوئی قرابتدار (جو اسی فریق کا فرد ہو) وارث نہیں ہوسکتا۔ اس لئے باپ کی موجودگی میں بھی وُہ وارث نہیں ہوں گے۔ ہاں دادا کی موجودگی میں صلبی بھائی۔ اور بہنیں وارث ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح وُہ بالواسطہ میت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح دادا بھی بالواسطہ ہی اس سے نسبت رکھتا ہے۔ اور وُہ دادا کے واسطہ سے نہیں۔ بلکہ باپ کے واسطہ سے میت سے نسبت رکھتے ہیں۔ جیساکہ دادا باپ کے واسطہ سے اس سے نسبت رکھتا ہے۔ اور وُہ میت کے ساتھ نسبت رکھنے میں کسی صورت میں بھی دادا سے کم نہیں ہوتے۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ وُہ دادا کی موجودگی میں وارث نہ ہوسکیں ؛

لڑکیوں کی موجودگی میں صلبی بھائیوں اور بہنوں کا حقِ وراثت

تیسری بات قابلِ توضیح اس جگہ پر یہ ہے۔ کہ صلبی بھائیوں اور بہنوں کے استحقاقِ وراثت کے لئے جو اولاد کی غیر موجودگی کی شرط ہے۔ اس کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ اولاد کے مقابل پر انہیں کالعدم شمار کیا جائے گا۔ اور ان کی خاطر اولاد کے حصہ پر کوئی اثر نہیں ڈالا جائے گا۔ پس اگر نرینہ اولاد (جو غیر معین اور غیر محدود حصہ کی حقدار ہوتی ہے) تو موجود نہ ہو۔ مگر لڑکیاں یا پوتیاں وغیرہ موجود ہوں تو چونکہ ان کا حصہ محدود ہوتا ہے اس لئے اگر ان کا حصہ پورا ادا کرنے کے بعد کچھ ترکہ بچ رہے ؛ تو وُہ صلبی بھائیوں اور بہنوں کو مل سکے گا۔ کیونکہ مذکورہ بالا آیت کی رُو سے اولاد (اور باپ) کے بعد ترکہ کے ایسے حصہ کا حقدار جو صرف ایک صنف کی اولاد کو مل سکتا ہو۔ اور دُوسری صنف کی اولاد کو نہ مل سکتا ہو۔ اس پہلی صنف کی غیر موجودگی میں صلبی بھائیوں اور بہنوں ہی کو قرار دیا ہے۔ پس اگر کوئی شخص ایک یا دو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہو۔ اور اس کی نرینہ اولاد کوئی نہ ہو۔ اور باپ بھی موجود نہ ہو۔ اور صلبی بھائی یا بہنیں موجود ہوں۔ تو لڑکیوں سے بچا ہوا ترکہ کسی اور ایسے وارث کی غیر موجودگی کے باعث جس کا حصہ معین ہو صلبی بھائیوں۔ اور بہنوں کو مل سکے گا۔ اور ملے گا ؛

نظارت بیت المال کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں چند سوالات

کیا آپ نے :-

الف - اپنا کوئی روپیہ جو خاص اغراض مثلاً تعمیر مکان۔ یا بیاہ شادی۔ یا تعلیم بچگان کے لئے جمع کیا ہو۔ بطور امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن میں داخل کرا دیا ہے ؟

ب - کیا آپ نے چندہ عام۔ یا حصہ آمد میں اضافہ کیا ہے ؟

ج - کیا آپ نے (اگر آپ موصی ہیں) اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کی ہے ؟

د - کیا آپ نے ریزرو فنڈ کے لئے کوشش کی ہے ؟

اگر ان میں سے کسی سوال کا جواب نفی میں ہو۔ تو اب اس کے متعلق کوشش کی جائے ؛

ناظر بیت المال - قادیان

ایک انگریز نومسلم کی تقریر

مَیں نے اسلام کیونکر قبول کیا

(۲)

حضرت عیسٰےؑ خدا کے نبی تھے

بیبل کتب مقدسہ میں کفارہ کا کوئی ذکر نہیں۔ پہلے انبیاء مثلاً حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ علیہما السلام نے یہی تعلیم دی ہے۔ کہ صرف توبہ کے ذریعہ ہی گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ اور کہ انسان اپنے اعمال کے لئے خود جوابدہ ہے مختصر یہ کہ میں اس نتیجہ پر پہونچا۔ کہ موجودہ بائیبل محرف و مبدل ہے اور کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہ تو خدا تھے۔ اور نہ خدا کے بیٹے۔ بلکہ موسوی سلسلہ کے نبی تھے۔ اور دیگر انبیاء مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام۔ حضرت بدھ اور بہت سے پہلے نبیوں کی طرح کے ایک نبی تھے۔ اسی تحقیقات کے دوران میں مجھ پر یہ حقیقت بھی منکشف ہوئی۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یہودیوں میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد فلسطین سے چلے گئے۔ اور رستہ میں تبلیغ کرتے ہوئے آخرکار ایک بڑی عمر پانے کے بعد ہندوستان میں جا کے فوت ہوئے۔ اور میری طرح اور بھی کئی لوگ یہ سنکر حیران ہونگے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مقبرہ محلہ خان یار سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ اور یہاں مسجد میں ہمارے پاس اس کا اصل فوٹو ہے۔ شہر سری نگر میں جو روایات ہیں وہ بھی اس حقیقت کی مصدق ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کی لائبریری میں بھی اس کی تحریری تصدیق موجود ہوگی ؛

غرض میں نے عیسائیت کو ترک کر دیا۔ کیونکہ دلائل کی روشنی میں یہ قابل رحم طور پر چند ھیا جاتی ہے۔ اگرچہ یہ ایک دلآویز افسانہ ہے ؛

مادہ پرستوں کی فلاسفی

پہلے میں مادیت کے سوال کے متعلق کچھ عرض کر چکا ہوں میں نے مادہ پرستوں کی فلاسفی جن میں مارکزم بھی شامل ہے کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ موخر الذکر اس لحاظ سے بہت دلچسپ ہے۔ کہ اس سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مادہ پرستوں کے عقائد کس قدر الٹ پلٹ ہیں۔ گو زبانی طور پر یہ انسانیت کی بے انتہا خیر خواہی کا دم بھرتی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں نفرت اور بغاوت پیدا ہوتی ہے۔ اس مذہب میں انسان ہی خدا سمجھا جاتا ہے۔ اور انسانی زندگی کی غرض یہ ہے۔ کہ انسان جنسی خواہشات سے لذت اندوز ہو۔ گو اس میں کلچر کی ترقی۔ تفریق کی قیود سے بالاتر سوسائٹی اور آزادی کے بہت چرچے ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ عیسائیت کا مغربی ردِ عمل ہے۔ بے شک اس کی ظاہریت خوشنما ہے۔ لیکن علماً انسان اور اس کے سنجیدہ مطالعہ کے قابل چیز نہیں ؛

اسلام کے خلاف اعتراض

مغرب کے متعصب مصنفین نے اسلام کے متعلق جو کتب لکھی ہیں۔ ان کے مطالعہ کی بناء پر میں سمجھتا تھا۔ کہ مسلمانوں میں عورت کے اندر روح کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نعوذ باللہ سینکڑوں بیویاں رکھتے تھے۔ میں دیکھتا تھا۔ کہ عیسائیوں میں ہندو ازم بدھ ازم اور یہودیت کے لئے مدح و ثنا کے جذبات موجود تھے۔ لیکن اسلام کی نفرت اور مذمت کے سوا وہ اس کے متعلق کوئی بات کہنے کو تیار نہیں۔

صداقتِ اسلام کیونکر ظاہر ہوئی

میری خوش قسمتی سمجھئے۔ یا اتفاق کہ مجھے مسجد احمدیہ لنڈن میں آنے کا موقعہ ملا۔ اور یہاں میں نے تعلیم اسلام کے متعلق ابتدائی واقفیت بہم پہنچائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدلائل اسلام کی دیگر ادیان پر فضیلت ثابت کی ہے۔ اور آپ کی تعلیم سے میں نے سیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر زمانہ میں اور ہر قوم کی راہ نمائی کے لئے نبی اور رسول مبعوث کرتا رہا ہے۔ حضرت رام۔ کرشن۔ بدھ۔ ہندوستان میں اور حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسےٰؑ اور موسوی سلسلہ کے دوسرے پیغمبر یہود کے لئے رسول تھے۔ اور ان سب نے یہی تعلیم دی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق زندگی بسر کرنے سے ہی انسان کی نجات ہو سکتی ہے آخری شریعت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ جو آئندہ سب نسلوں اور سب زمانوں کے لئے موزوں ترین اور کامل ہے۔ ابتداءً چونکہ انسانی ذہن ارتقاء کے ابتدائی مدارج پر تھا۔ اس لئے قرآن کریم کو سمجھنے کے قابل نہ ہو سکتا تھا۔ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے۔ کہ انسان کو ایک خدا کی عبادت کرنی چاہیئے۔ جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ یہ عالمگیر اخوت سکھاتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نظر میں رنگ و نسل۔ دولت یا جنس کی کوئی تمیز نہیں۔ بلکہ سب برابر ہیں۔ اس نے بعض اوامر اور نواہی بیان فرمائے ہیں۔ جن پر اگر انسان نیک نیتی کے ساتھ چلے تو یقیناً فلاح حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں اول۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) رمضان کے روزے (۵) اگر استطاعت ہو تو حج کرنا ؛

اسلام کیا تعلیم دیتا ہے

ان فضائل کو بیان کرنے کے لئے ایک طویل لیکچر درکار ہے لیکن اس وقت میں صرف اسی پر اکتفا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ نماز انسان کو پاکیزگی بخشتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی وحدانیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا بار بار تذکرہ ہمیں شرک سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اسلام دنیوی لذات سے کنارہ کش ہو کر رہبانیت اختیار کرنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ چاہتا ہے کہ ہم مردانہ وار اپنے آپ کو انسانیت کی خدمت میں لگا دیں دنیا اللہ تعالےٰ کی بے شمار خوبیوں میں سے بعض کا ظہور ہے۔ اور یہ یہیں ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک لمبے سفر کی منزل ہے۔ آپ لوگ دیکھیں گے کہ میں نے اسلام کی تعلیم کے متعلق بالتفصیل بیان نہیں کیا۔ اور نہ ہی ان کو اس لیکچر میں بیان کرنا ممکن ہے۔ تاہم میں نے اسلام کی سپرٹ کا ایک خاکہ آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کر دیا ہے ؛

ابتدائی ایام میں جب مجھے اسلام کے متعلق واقفیت بہت کم تھی۔ میں یہ ضرور سمجھتا تھا۔ کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے۔ جسکا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ آپ لوگ بھی یہی خیال کرینگے۔ کہ دنیا میں کوئی اور ایسی چیز نہیں۔ جو ایسا سکون قلب عطا کر سکے۔ جیسا کہ اسلام کرتا ہے۔ اسلام پر عمل کرنے سے ہماری روزمرہ زندگی کی مشکلات آناً فاناً ختم ہو جاتی ہیں۔ مصائب کے پہاڑ اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں ....

برکاتِ خلافت

از جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر رامپوری

ہر مصیبت سے بچاتی ہے وہ طاقت ہے یہ — یہ خلافت ہے کہ اللہ کی رحمت ہے یہ
ہاتھ اٹھیگا جو خلاف اسکے وہ کٹ جائیگا — قاطع کفر ہے شمشیر صداقت ہے یہ
اسی بنیاد پہ ہے دینِ خدا کی تمکین — دست محمود نہیں ہے یدِ قدرت ہے یہ
ہے یہی حبل خدا جسکا پکڑنا واجب — بیعت حق جسے کہتے ہیں وہ بیعت ہے یہ
وحی قرآن کا انکار ہے اسکا انکار — منکرو سوچو تو کس درجہ کی نعمت ہے یہ
تم سمجھتے ہو نبوت سے ہو وابستہ مگر — دجلِ شیطان ہے یہ انکار نبوت ہے یہ
بیعتِ ابنِ مسیحا میں مسیحائی ہے — اس سے دوری!! امرضِ قلب کی شدت ہے یہ
جلوہ گر چہرۂ محمود میں ہے نورِ خدا — عرش سے اترا ہے جو راز حقیقت ہے یہ
مانکر مہدی کو پھر اس کی وحی کا انکار — منکرو نفس کی ظلمت ہے جہالت ہے یہ
کیا نہیں حضرتِ احمد کی وحی سے ظاہر — جس کو تائید خدا ہے وہ خلافت ہے یہ
تم بگڑ کر نہ بنے اور یہ بنتی ہی رہی — جس کا معمار خدا ہے وہ عمارت ہے یہ
"آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے" — حضرتِ احمدِ مرسل کی وصیت ہے یہ
ہے اولوالعزم سے دوری تو فنا کا رستہ — جس سے بچنا نہیں ممکن وہ ہلاکت ہے یہ
سایۂ فضلِ عمر سایۂ رحمت جانو — دین و دنیا جو سنوارے وہ معیت ہے یہ
افترا چھوڑ دو محمود ہے اے نادانو — جسپہ نازاں ہے نبوت وہی عترت ہے یہ
اسکا حامی ہے خدا اس کے فرشتے ناصر — تم جسے چھین نہیں سکتے وہ نصرت ہے یہ
اس خلافت سے جو ٹکرائیگا وہ مٹ جائیگا — مالکِ کون و مکاں ہی کی مشیت ہے یہ

یہ تو یوسف ہے کہ بے داغ ہے دامن اسکا — جسپہ مٹ جائیگی دنیا وہی صورت ہے یہ
اے گرفتارِ نفاق اپنی خبر لے جلدی — درکِ اسفل میں نہ گر راہِ ضلالت ہے یہ
کیا ہی خوش بخت ہیں جو سایۂ محمود میں ہیں — مطمئن رکھتی ہے جو انکو وہ رحمت ہے یہ
رات دن فکر ہے دنیا کی ہدایت کی اسے — خدمتِ خلق اسے کہتے ہیں خدمت ہے یہ
کچھ کتابیں جو ادھر اور ادھر سے لیکر — کرلیں تالیف تو کیا وجہ مہارت ہے یہ
بات تو جب ہے کہ ہو نور ہدایت ایسا — ظلمتِ کفر مٹے اس سے ہدایت ہے یہ
پھیلتے جاتے ہیں محمود کے دنیا میں ایاز — احمدیت پہ ہیں قربان اشاعت ہے یہ
فقر و فاقہ میں غریبی میں بسر کرتے ہیں — پھر بھی ہیں تابع فرمان اطاعت ہے یہ
سر ہتھیلی پہ لئے پھرتے ہیں اسکے خادم — جان و دل اسپہ فدا کرتے ہیں الفت ہے یہ
وہ کبھی دن رات دعاؤں میں گھلا جاتا ہے — لختِ دل انکو سمجھتا ہے حکومت ہے یہ
اپنے بچوں سے زیادہ اسے پیارے وہ ہیں — جو خدا کیلئے مرتے ہیں حقیقت ہے یہ
تیرے پیاروں کا ہوں مداح خدایا ہو قبول — کوئی خدمت ہے مرے پاس تو خدمت ہے یہ
جس نے اس نظم کی تحریک مجھے کی گوہر — کر دعا اس کے لئے اصل اخوت ہے یہ

لودہران میں احرار کی جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دلآزار تقریریں

اور

باقاعدہ مناظرہ سے فرار

انجمن حزب اللہ لودہران کا سالانہ جلسہ ۲۷ تا ۲۹ اگست ہوا۔ یہ جلسہ کیا تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف سب و شتم کا ایک بے پناہ سیلاب تھا۔ نام نہاد علمائے احرار نے ایک دوسرے سے بڑھکر اپنی بدفطرتی اور انبیاء دشمنی کا ثبوت دینے کی کوشش کی۔ شرم و حیا مانع ہے کہ ان کی خرافات اور حیاسوز حرکات کا ذکر کیا جائے۔ اس لئے اس کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف اس حصہ پر روشنی ڈالی جاتی ہے جس کو نہایت غلط طور پر اخبار احسان ۴ ستمبر میں چیلنج مناظرہ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

ہم نے ۲۵ اگست کو انجمن مذکور کو مناظرہ کی تحریری دعوت دی جس پر آمادگی کا اظہار کیا گیا مگر مضامین زیر بحث اور دیگر شرائط وغیرہ کے طے کرنے سے سیکرٹری و پریذیڈنٹ انجمن نے پہلوتہی کی حتیٰ کہ ۲۶ اگست کو تصفیہ شرائط کے متعلق ہماری چٹھی لیکر رسید اور جواب دینے سے انکار کر دیا جس پر ایکسپریس ڈلیوری کارڈ کے ذریعہ یاددہانی کرائی گئی۔ لیکن اس کے لینے سے بھی انکار کر دیا۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر ۲۷ کو پہنچ گئے تھے۔ احراری علماء بھی آرہے تھے اور ہمیں امید تھی کہ انجمن حزب اللہ اپنے علماء کے مشورہ کے بعد اسی تاریخ کو شرائط وغیرہ طے کرلے گی۔ مگر ۲۸ تک انہیں خاموش پاکر منادی کے ذریعے ان کی خاموشی کا اعلان کرا دیا گیا۔ ۲۹ کو انہوں نے منادی کرائی کہ اب لال حسین کی تقریر شروع ہو رہی ہے۔ اس کے خاتمہ پر احمدیوں کو مناظرہ کا موقع دیا جائیگا۔ اس کے جواب میں ہم نے منادی کرائی کہ اگر احرار کو مناظرہ منظور ہے تو لال حسین کی تقریر کے خاتمہ سے پہلے ہمارے ساتھ شرائط کا تصفیہ کریں۔ اور اسی مضمون کی اطلاع تحریری شیخ محمد سلطان صاحب کے ذریعہ صدر جلسہ کے پاس بھیجی۔ مگر مولوی ہدایت اللہ صدر جلسہ نے زبانی جواب یہ دیا کہ شرائط کی کوئی ضرورت نہیں اگر مناظرہ کرنا ہے تو اپنے مناظر کو جلسہ میں پیش کرو۔ شیخ صاحب نے جواب دیا کہ یہ مرغوں اور بٹیروں کی لڑائی نہیں کہ یونہی فریقین کی مٹھ بھیڑ کرادی جائے جب تک مضامین زیر بحث کتب حوالہ اور تعیین اوقات کا فیصلہ نہ ہو مناظرہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس پر مولوی ہدایت اللہ نے کہا کہ جس طرح پچھلے سال کیا گیا تھا۔ اس پر شیخ صاحب نے کہا کہ پچھلے سال ہم نے آپ پر حسن ظنی کی تھی۔ کہ شاید حق پسند ہوں اور حق و باطل میں تمیز کرنا چاہتے ہوں۔ اور تقویٰ سے کام لیں مگر آپ نے دیانت و انصاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نہایت نامعقول طریق اختیار کیا۔ نہ برابر کا وقت ہمارے مولوی صاحب کو دیا اور نہ کوئی معقول مضمون زیر بحث لائے۔ اور نہ ہی ہمارے مولوی صاحب کی باتوں کو توجہ سے سنا ناحق جھوٹ اور گالیوں پر اتر آئے تالیاں پٹوائیں نعرے لگوائے اس لئے اب آپ سے اعتماد اٹھ گیا ہے۔ حسب ضابطہ اصول مناظرہ کے ماتحت ہم ہر وقت بحث کیلئے تیار ہیں۔ اس پر مولوی ہدایت اللہ نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ سنا آج جلسہ ختم ہونا ہے۔ ہم لوگوں کو بھی کام ہیں۔ اور آپ بھی اپنے کام چھوڑ کر آئے ہوئے ہیں۔ اس طرح شرائط طے ہوتے ہوتے مناظرہ کا وقت چلا جائیگا۔ شیخ صاحب نے کہا ہم تو ۲۵ تاریخ سے تصفیہ شرائط کے لئے لکھ رہے ہیں۔ اس وقت تک تصفیہ نہ کرنے میں آپکی انجمن کا ہی قصور ہے۔ تاہم اگر آپ آج مناظرہ نہیں کر سکتے تو آٹھ دس دن یا کم و بیش وقت کی آپکو مہلت دیجا سکتی ہے آپ جب چاہیں حسب ضابطہ مناظرہ منظور کر کے اعلان کر دیں اور پوری تیاری کے بعد مقررہ تاریخ پر مناظرہ کرلیں۔ شیخ صاحب نے آٹھ دس منٹ کی اس گفتگو میں ان کی چالاکیوں اور معقول طور پر مناظرہ سے ان کے گریز کو ان پر اور پبلک پر اچھی طرح واضح کر دیا۔ اور یہانتک

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا ترک رضائے خویش پئے مرضئ خدا

زکوٰۃ کا ادا کرنا ایک ایسا فرض ہے جسے بناء اسلام میں رکھا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو صاحب نصاب ہے۔ یعنی اس کے پاس اس قدر مال ہے۔ جس پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔ جب تک اس فرض کو ادا کرتے ہوئے زکوٰۃ نہیں نکالتا۔ اس کا اسلام اور ایمان کامل نہیں ہوتا۔ جس طرح ایک شخص نماز نہ پڑھنے سے گنہگار ہوتا ہے اسی طرح زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے سے گنہگار ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کی ایسی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ کہ جہاں نماز کا حکم دیا ہے۔ وہاں اکثر اس کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ بقرہ ع ۵۔ کہ نماز پڑھا کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ اسی طرح سورہ بقرہ کے ابتدا میں متقی انسانوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پھر نہ صرف یہ کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ بلکہ وہ لوگ جو اس فریضہ میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ ان کے لئے عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے چنانچہ فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (توبہ ع ۵)۔ کہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور خدا کی راہ میں اس میں سے کچھ خرچ نہیں کرتے۔ انہیں قیامت کے دن دردناک عذاب کی خبر دے دو۔ پھر بیان کیا گیا ہے۔ کہ قیامت کے دن اس مال کو جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی۔ آگ میں گرم کیا جائے گا۔ اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے جسموں پر داغ دیا جائیگا اور اس طرح اسے عذاب ہوگا۔ پس ہر وہ انسان جس کے پاس اس قدر مال ہے۔ کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ضروری ہے۔ کہ وہ اسے زکوٰۃ ادا کر کے خدا تعالےٰ کی رضاء حاصل کرے۔ اور اس کی سزا سے اپنے آپ کو بچائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جب بہت سے لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان کے ساتھ جنگ کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ اور فرمایا۔ اگر یہ لوگ زکوٰۃ نہیں ادا کریں گے۔ تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسکے متعلق فرماتے ہیں۔ اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں۔ کہ ان پر بوجہ املاک واموال وزیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو۔ تو ان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس وقت دین اسلامؐ جیسا یتیم اور غریب اور بے کس کوئی بھی نہیں۔ اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع وارد ہے۔ وہ بھی ظاہر ہے اور قریب ہے۔ کہ منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے۔ کہ اس راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جائے۔ (نشان آسمانی)

اسلام کے تاکیدی احکام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق ہر احمدی کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا کرے۔ اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔

جو احباب زکوٰۃ کے متعلق تفصیلات معلوم کرنا چاہیں۔ وہ دفتر نظارت بیت المال سے رسالہ احکام زکوٰۃ اور اس کے متعلق فارم طلب کرسکتے ہیں جو انہیں اطلاع دینے پر مفت مل سکے گا۔

ناظر بیت المال

حفظان صحت

ملیریا کی وباء - اس کا ماضی اور حال

ملیریا قدیم زمانہ سے بنی نوع انسان کے لئے موجب آزار رہا ہے۔ قدیم فلسطین کے یہودی یقیناً اس بیماری سے واقف تھے۔ کیونکہ ہمیں ان کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودا لوگوں کو "سخار" کی سزا سے ڈرایا کرتے تھے اور بہت ممکن ہے اس "سخار" سے مراد "دلدلی بخار" یا ملیریا ہو۔

اہل یونان کو بھی ملیریا نے بہت دہشت زدہ کیا۔ کیونکہ یونان کو بڑے بڑے فاتحین نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جس قدر ملیریا نے پہنچایا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ٹرائے کے محاصرہ کے ایام میں جس وبا نے اہل یونان کو ہلاک کیا۔ غالباً ملیریا ہی تھی۔ اور یہ اس علاقہ کی دلدلوں سے پیدا ہوئی تھی۔ جہاں لڑائی کا بازار گرم تھا۔

اہل روم کو بھی ملیریا نے سخت نقصان پہنچایا اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کا دارالحکومت روما پونٹائن کی دلدلوں کے براہ راست زیر اثر تھا۔ اور پونٹائن کی دلدلیں ایسے مقام تھے۔ جہاں ملیریا کے حامل مچھر نہایت کثرت کے ساتھ پیدا ہوتے تھے۔ اہل روما کو پورا یقین تھا۔ کہ یہ دلدلیں بہت سے خطرات کا موجب ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ان موضعوں کو خشک کرنے کے لئے پانی کے نکاس کے لئے وسیع انتظامات کئے۔ انہوں نے زیر زمین ایسی نالیاں بنائیں۔ جن کا قطر چھ فٹ تھا اور سینکڑوں میلوں تک چلی جاتی تھیں۔ ان نالیوں کے نشانات آج تک پائے جاتے ہیں۔

جونس اپنی کتاب "ملیریا۔ تاریخ روم و یونان کا ایک فراموش شدہ باب" میں لکھتا ہے۔ کہ ملیریا سے اہل یونان کی طاقت بالکل زائل ہوگئی۔ اور اس نے اہل روما کو جو نہایت طاقتور تھے۔ خون آشام وحشیوں کی صورت میں تبدیل کر دیا۔

اس امر کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ملیریا آج بھی لوگوں کے لئے موجب آزار ہے۔ قدیم یونان و روما کی طرح ملیریا جنگ کے دنوں میں اب بھی اپنے پورے پورے اثرات ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ۱۹۱۶ء بلقان کے محاذ پر اتحادی فوجیں ملیریا سے بالکل تباہ ہوگئی تھیں۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار کی فوج میں سے ۶۰ ہزار ملیریا میں مبتلا ہوئے۔ اور تین سو نوے سی ہلاک ہوئے۔

مگر اس زمانہ میں جنگ کے فیصلہ کا انحصار ملیریا پر نہیں۔ کیونکہ اس وقت انسان کے ہاتھ میں ملیریا کا ایک بہترین علاج یعنی کونین ہے۔ جس کی بدولت یہ وبا روکی جاسکتی ہے اور اس کا علاج کیا جاسکتا ہے چنانچہ یہ کونین کا ہی اثر تھا۔ کہ ۱۹۱۷ء میں محاذ بلقان پر صرف ایک ہزار اشخاص ملیریا میں مبتلا ہوئے۔ اور صرف اکہتر اموات ہوئیں بحالیکہ ۱۹۱۷ء میں سپاہیوں کی جس قدر تعداد اس محاذ پر متعین تھی۔ ۱۹۱۶ء کی تعداد سے دوگنی تھی۔ لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن اس امر کا موید ہے کہ حفظ ماتقدم کے طور پر ملیریا کے موسم میں روزانہ چھ گرین کونین کی خوراک استعمال کرنی چاہیئے اور علاج کے لئے پانچ سے سات دن تک روزانہ پندرہ سے بیس گرین تک خوراک استعمال کرنی چاہیئے۔ اسکے بعد کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ لیکن بیماری کے عود کرنے کی صورت میں عمومی طریق علاج اختیار کرنا چاہیئے

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل انجمنوں کیلئے حسب ذیل اصحاب کو تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

۱۔ ممباسہ (افریقہ)

پریذیڈنٹ محمد عالم صاحب سٹیشن ماسٹر
جنرل سکرٹری شیخ صالح محمد صاحب
سکرٹری مال میاں اللہ دتا صاحب
" تعلیم و تربیت محمد افضل خانصاحب
" عام تحریک جدید " " "
" وصایا حاجی مرزا عبد الغنی صاحب
" مال تحریک جدید میاں اللہ دتا صاحب
" امور عامہ محمد عالم صاحب

۲۔ اسمٰعیلہ

پریذیڈنٹ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت " " "
" امور عامہ " " "
" مال چوہدری سلطان احمد صاحب
" تحریک جدید " " "
" تبلیغ منشی محمد الدین صاحب

۳۔ مگاڈی (افریقہ)

پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب
جنرل سکرٹری نذیر احمد صاحب
امام الصلوٰۃ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب

۴۔ ٹبورا (افریقہ)

پریذیڈنٹ شیخ عبد الغنی صاحب
جنرل سکرٹری محمد یٰسین صاحب
سکرٹری مال چوہدری پیر محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ } شیخ صالح صاحب
امام الصلوٰۃ }

۵۔ کوٹ رحمت خاں

پریذیڈنٹ ملک شیر محمد خاں صاحب
سکرٹری مال و امام الصلوٰۃ مولوی محمد عبد اللہ
" تبلیغ محمد ابراہیم صاحب
" تحریک جدید ناصر احمد صاحب
" خدام الاحمدیہ سید نذیر احمد شاہ "

۶۔ سانڈھن

سکرٹری مال رحیم اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت شیر خانصاحب
" امور عامہ برکت اللہ خانصاحب
امین " " "

۷۔ موسے والا

پریذیڈنٹ چوہدری بڈھے خانصاحب
سکرٹری مال مستری محمد ابراہیم صاحب
" تحریک جدید مولوی فتح محمد صاحب
" عام " مستری لال دین صاحب
محاسب میاں عبد الرحمٰن صاحب
امین مستری محمد ابراہیم صاحب

۸۔ علی پور چک ۲۶

پریذیڈنٹ ملک گھسیٹا صاحب
سکرٹری مال چوہدری محمد الدین صاحب
" تبلیغ مستری غلام محمد صاحب
" امور عامہ منشی عبد العزیز صاحب
" تعلیم و تربیت چوہدری غلام محمد صاحب

۹۔ عینو والی

پریذیڈنٹ چوہدری عمر الدین صاحب
سکرٹری مال تحریک جدید " " "
" عام " چوہدری دین محمد صاحب
محصل " " " "

۱۰۔ بھمہ

پریذیڈنٹ سید پیر شاہ صاحب
سکرٹری مال سید محمد یوسف شاہ صاحب
" تبلیغ " " " "
" تعلیم و تربیت سید عبد اللہ شاہ صاحب
امام الصلوٰۃ " " " "
سکرٹری تحریک جدید سید فضل شاہ صاحب
محصل " " " "

۱۱۔ ملود

سکرٹری مال چانن خاں صاحب
محاسب منشی رحمت اللہ صاحب
محصل چوہدری رحیم بخش صاحب
سکرٹری تحریک جدید " " "
" تبلیغ مستری عبد الرحمٰن صاحب
امین و امام الصلوٰۃ چانن خاں صاحب

۱۲۔ نابھ

سکرٹری تبلیغ منشی عبد القادر صاحب

۱۳۔ دار السلام افریقہ

جنرل سکرٹری عطاء الرحمٰن صاحب سٹیشن ماسٹر بجائے بابو عبد الرشید صاحب

۱۴۔ چک ۷۲ جنوبی دھیرکے

پریذیڈنٹ چوہدری فضل کریم احمد صاحب
سکرٹری مال مولوی مولا بخش صاحب
" تعلیم و تربیت احمد خان صاحب
" ضیافت چوہدری نواب خانصاحب
" امور عامہ " " "
" تحریک جدید چوہدری غلام قادر صاحب
محصل چوہدری حیات محمد صاحب

۱۵۔ منڈی بہاؤالدین صاحب

پریذیڈنٹ چوہدری میاں خانصاحب
سکرٹری مال " " "
" تبلیغ میاں اللہ دتا صاحب
" تحریک جدید " " "
" امور عامہ چوہدری میاں خانصاحب
" تعلیم و تربیت " " "

۱۶۔ حافظ آباد

پریذیڈنٹ چوہدری حیات محمد خانصاحب
جنرل سکرٹری " بشیر احمد صاحب
سکرٹری مال تحریک جدید " " "
" تبلیغ قاضی ضیاء الدین صاحب
" مال " " " "
" امور عامہ چوہدری ہارون رشید صاحب
" امور خارجہ " " "
" تعلیم و تربیت ماسٹر محمد عظیم صاحب
نائب سکرٹری تبلیغ منشی غلام محمد صاحب
امام الصلوٰۃ قاضی ضیاء اللہ صاحب
محصل اسلم حیات خان صاحب

۱۷۔ پنجمورو جاگیر

سکرٹری تعلیم و تربیت۔ بابو غلام حسین صاحب بجائے مولوی صلاح الدین صاحب

۱۸۔ ایبٹ آباد

پریذیڈنٹ ماسٹر حیات محمد صاحب
جنرل سکرٹری بابو عبد الحق صاحب
سکرٹری مال ڈاکٹر محمد سعید صاحب

۱۹۔ کمپالہ یوگنڈا (افریقہ)

پریذیڈنٹ محمد یوسف صاحب
سکرٹری امور عامہ }
" امور خارجہ } لعل الدین احمد صاحب
" مال }
محاسب }
جائنٹ سکرٹری سید عبد الشکور صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت }
" تبلیغ } نذیر احمد صاحب نو مسلم
" وصایا }
سکرٹری تحریک جدید } لعل الدین احمد صاحب، نذیر احمد صاحب نو مسلم
آڈیٹر۔ شیخ محمد اکرم صاحب
لائبریرین سید امتیاز احمد صاحب

نوٹ:۔ نیز اس انجمن کے ماتحت مندرجہ مقامات پر جنرل سکرٹری مقرر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جمبو محمد حسین صاحب
۲۔ کملی ڈاکٹر احمد الدین صاحب
۳۔ کنگلم چوہدری چراغ الدین صاحب

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منگہ مہرالدین۔ برکت علی گونگا برفاقت مہرالدین برادر خود پسران رانجھا ذات اراں سکنہ گھلیاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام مکیریاں درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲/۳۸ (۶) مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۱ ایکٹ ۷ ۱۹۳۴ء بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ناتھو ولد کوماں ذات ادھرمی ساکن موضع ٹھواڑہ تھانہ حاجی پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۸ ۱۲/۳۸ تاریخ بمقام تلوارہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۸ ۸/۳۸ دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۱ ایکٹ ۱۹۳۴ء بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ چندا المعروف محمد احمد۔ نذیر احمد پسران وزیر ذات گوجر و احمد علی ولد منشی ذات گوجر ساکن پسوال موضع پسوال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور بورڈ نے مورخہ ۵ ۱۱/۳۸ تاریخ بمقام ٹانڈہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ فتح الدین ولد خانا ذات گوجر سکنہ باسہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۸ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ۔ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ برتو ولد میاں۔ خوشیا اودھو بذاتہ و بذمہ داری رلا ہرا برادر حقیقی خود میراں۔ کرم جن ذات گھمار سکنہ جھبوتاڑ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام تلوارہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۹ ۱۲/۳۸ مقرر کیا ہے لہٰذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ہریا ولد کرپا۔ پوہلو۔ ڈھیرو بذاتہ بذمہ داری ملکندہ برادر زادہ خود پسران ارجن ذات گھمار سکنہ جھبوتاڑ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام تلوارہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۹ ۱۲/۳۸ مقرر کیا ہے لہٰذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ تلسی رام ولد گھسیٹا رام ذات راجپوت سکنہ سیوک تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام تلوارہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۹ ۱۲/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ کریم الدین ولد حاکم ذات گوجر سکنہ باسہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۱۸ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۵ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۴ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ دینکا ولد تول ذات چاہنگ سکنہ باڑی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام تلوارہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۹ ۱۲/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ بھوڈو ولد فتیا ذات گوجر سکنہ باسہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۱۸ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ولی محمد ولد نتھو ذات گوجر سکنہ باسہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۱۸ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور ولی محمد کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ لچھمن داس ولد سنتری ذات چاہنگ سکنہ باڑی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام تلوارہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۹ ۱۲/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور پر لچھمن داس کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ

دوستوں کے شدید تقاضہ پر حیرت انگیز رعایت

یہ کارخانہ دوستوں کے شدید تقاضہ کی بنا پر سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں اب یہ رعایت ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء کو دی جا رہی ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس سنہری موقعہ سے نہ صرف خود ہی فائدہ اٹھایئے۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کیجئے

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر ککرے جلن پھولا جالا۔ خارش چشم پانی بہنا دھند غبار پڑبال ناخونہ گوہانجنی رتوندا ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتوان ادھ گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں۔ نیز تپ یا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایکماہ کی خوراک قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے

ایس۔ آئی۔ ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال سکلکہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بے حد فائدہ ہوا۔ جسکے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ کستوری عنبر یو[illegible]

اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل ضعف دماغ ضعف اعصاب ضعف باصرہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا بے چینی سستی اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۰ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۴۰ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی استعمال کرائی گئی دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے۔

اکسیر بواسیر

یہ ہمراہ موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف ایک روپیہ آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اسی تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں بجلی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النسا کے درد قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں۔ تلی بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کیلئے تریاق۔ قصہ کوتاہ۔ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا آنکھوں میں اندھیرا آجاتا۔ اٹھتے وقت تارے سے دکھائی دیتے بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ بدہضمی کمی بھوک درد شکم۔ اپھارہ باؤ گولہ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں جی کا متلانا۔ اسہال ریاح کھانسی اور دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی مکھن۔ بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کر صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربے کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم ہچکی اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور ہچکی وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانیکی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی تمام جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنہ محصولڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعائتی قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

طلاء بے نظیر

قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے رعائتی قیمت ایک روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ست سلاجیت خالص

صرف پندرہ آنے چھٹانک۔ چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۹ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں سر جگدیش پرشاد نے بتایا کہ برما کے پناہ گزینوں کی امداد اور برما میں مقیم ہندوستانیوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے حکومت ہند سوچ بچار کر رہی ہے حکومت ہند نے حکومت برما سے درخواست کی ہے کہ فسادات کی تحقیقات کے دائرہ کو وسیع بنایا جائے اور عوام کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے غیر جانبدار ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ نیز حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کے ایجنٹ کو بہت جلد برما بھیج دیا جائے آپ نے یقین دلایا کہ برما میں مقیم ہندوستانیوں کے مفاد کی حفاظت کا حکومت کو پورا پورا خیال ہے ایجوکیشن سکرٹری نے بتایا کہ اس وقت ۴۷۰۰ ہندوستانی پناہ گزین برما سے آچکے ہیں۔ بہت تھوڑے آدمی اپنا کرایہ ادا کر کے آسکے ہیں۔ اکثر پناہ گزینوں کو جہاز ران کمپنیاں مفت ہندوستان لائی ہیں اور متعدد پناہ گزینوں کے لئے کرایوں میں خاص رعایت کر دی گئی تھی۔

رنگون ۹ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنر برما نے اپنے خاص اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے برما ایمرجنسی سیکیورٹی ایکٹ ۱۹۳۸ء ایک ہنگامی آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کا نفاذ رنگون میں کے لئے پانچ سال تک ہوگا اس آرڈی ننس کے ذریعہ پولیس کو اختیار ہوگا۔ کہ جن لوگوں کے متعلق کوئی شبہ ہو۔ انہیں بلا وارنٹ گرفتار کر لیں۔ اور گرفتار شدوں میں سے جنہیں چاہے برما سے نکال دیں۔

ناگپور ۹ ستمبر۔ سیگاؤں میں گاندھی جی کے آشرم پر ہریجنوں نے ستیہ گرہ کا جو سلسلہ شروع کیا تھا۔ وہ ابھی تک جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب عورتوں نے بھی اس تحریک میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کل دہری جن عورتوں کا ایک جتھا واردھا کی جانب روانہ ہوا۔

کلکتہ ۹ ستمبر۔ حکومت بنگال نے ایک آرڈی ننس جاری کر کے بنگال کے سنگکڑے کے کارخانوں کے مزدوروں کی اجرتیں مقرر کر دی ہیں۔

نئی دہلی ۹ ستمبر۔ آج ایک مسلمان نوجوان نے ایک سادھو کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا جو متنازعہ فیہ عمارت کے قریب بیٹھا کرتا تھا۔ نوجوان گرفتار کر لیا گیا۔ اور سادھو کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد جائے واردات پر ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا پولیس نے ہجوم کا محاصرہ کیا۔ تو اس نے پولیس پر پتھر برسائے جس سے مجبور ہو کر پولیس نے لاٹھی چارج کر دیا۔ سٹی مجسٹریٹ نے موقعہ پر دفعہ ۱۴۴ کا اعلان کر دیا۔ جو چار روز تک نافذ رہے گا۔ پولیس کا پہرہ سخت کر دیا گیا ہے اور گھنٹہ گھر کے قریب مشین گنیں بھی نصب کر دی گئی ہیں۔

لکھنؤ ۱۰ ستمبر۔ صوبہ سے ناخواندگی دور کرنے کے لئے ایجوکیشن افسر نے ایک سکیم تیار کی ہے اور گورنمنٹ نے اسے منظور کر لیا ہے۔ اس کے مطابق صوبہ کے دیہات میں ۰۰ ۱۳۶ ریڈنگ روم ۷۶۰ لائبریریاں اور ۹۶۰ سکول کھولے جائیں گے۔

بمبئی ۱۰ ستمبر۔ گورنمنٹ بمبئی نے پولیس کے افسروں کو ہدایت کر دی ہے کہ دوران تفتیش میں وہ کبھی کسی فریق سے کھانے پینے کی چیز نہ لیا کریں۔

کلکتہ ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال گورنمنٹ نے کلکتہ کارپوریشن کی موجودہ کونسل کی میعاد اپریل ۱۹۴۰ء تک توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ انتخابات مجوزہ ترمیمی میونسپل ایکٹ کے ماتحت ہوں۔

کلکتہ ۱۰ ستمبر۔ ایڈوانس اس خبر کی صحت کا ذمہ دار ہے کہ وزیر اعظم بنگال اور بنگال کے دوسرے تین وزیر اس لئے شملے گئے ہیں کہ لارڈ برابورن سے جو اکتوبر میں بنگال کی گورنری پر واپس آرہے ہیں۔ مشورہ کریں کہ بنگال اسمبلی کو توڑ کر نیا جنرل انتخاب کیا جائے۔ وزیر اعظم بنگال محسوس کرتے ہیں کہ ان کی موجودہ اکثریت خطرہ میں ہے اور کہ انتخاب میں وہ زیادہ نشستیں حاصل کر لیں گے۔

کلکتہ ۱۰ ستمبر۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے طلباء نے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا ہے کہ حکام یونیورسٹی کو الٹی میٹم بھیجا جائے کہ اگر داخلہ امتحانات کے متعلق طلباء کے مطالبہ کا تسلی بخش جواب ۱۲ ستمبر تک نہ ملا تو تمام طلباء ۱۳ ستمبر سے بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے۔

پیرس ۹ ستمبر۔ ایک یہودی نے فرانس کے لئے ایک نئی قسم کی اینٹی ایئر کرافٹ گنیں تیار کی ہیں اس کا دعویٰ ہے۔ کہ ان بندوقوں سے ہر قسم کے ہوائی جہاز وں کو گرایا جا سکتا ہے اسے فرانس کے جنگی حلقوں میں خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ مقامی سیاسی حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کی مرضی ہے کہ اگر ہر ہٹلر زیچوسلواکیہ کے خلاف فوری اقدام کرنے سے باز رہے تو برطانوی حکومت سپین کے معاملہ میں اسے کھلی چھٹی دیدے گی۔

پراگ ۹ ستمبر۔ کل سے چیکوسلواکیہ کی صورت حالات میں کوئی خاص تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مرکزی یورپ کی حالت خطرے سے خالی نہیں۔ حکومت چیکوسلواکیہ اور سوڈیٹن جرمن لیڈروں میں گفت و شنید کا فی الحال کوئی امکان نہیں۔ جرمن اخبارات پوری سرگرمی کے ساتھ حکومت چیکوسلواکیہ اور دوسری متعلقہ طاقتوں پر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی